ولی اللّٰہی سلسلۂ تصوّف کی معرکہ آراء کتاب

انفاس العارفین

مصنف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۱۴ھ ـــ ۱۱۷۶ھ

مترجم

پیر سید محمد فاروق القادری ایم اے

فرید بک سٹال لاہور

انفاس العارفین

ولی اللّٰہی سلسلۂ تصوّف کی معرکہ آرا کتاب

مُصنّف

حضرت شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۱۴ھ ـــــ ۱۱۷۶ھ

مُترجِم

پیر سیّد محمّد فاروق القادری ایم۔اے

ناشر

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

ISBN 969-563-024-3

تصحیح : حافظ محمد اکرم ساجد
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
الطبع الاوّل : مُحَرَّمْ 1428ھ / جنوری 2007ء
قیمت : -/150 روپے

Farid Book Stall®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۳۱۲۱۷۳-۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۲۲۴۸۹۹
ای میل : ***info@faridbookstall.com***
ویب سائٹ : ***www.faridbookstall.com***

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
233	شیخ اکبر اور شاہ عبدالرحیم رحمہما اللہ	189
234	''وَھُوَ مَعَکُم'' کی عالمانہ تشریح	190
235	تجدد امثال	190
236	صفاتِ باری	191
237	حسن ذاتی اور قبح نسبتی	191
238	مسمّٰی حقیقت	191
239	شاہ عبدالرحیم کا ہندی دوہا	191
240	لطائف ستہ اور ان کے مقامات	192
241	شاہ عبدالرحیم یا ابوالفیض ؟	192
242	مباش در پے آزار الخ	192
243	شاہ عبدالرحیم کے جواہر پارے	193
244	سراپائے شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ	195
245	معمولاتِ شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ	196
246	صُحبتِ یار آخر شد	197
247	حصہ دوم: شیخ ابوالرضا محمد	199
248	حضرت شیخ کے ابتدائی حالات	200
249	علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ وسیلۂ بیعت ہیں	202
250	برکاتِ قربِ نبوی	203
251	آپ کی پاکیزہ زندگی، تصرفات اور مخفی اُمور پر مطلع ہونے کا بیان	204
252	معمولات شیخ ابوالرضا	204
253	میں حقیر گدایان عشق	205
254	جسے اللہ رکھے	206
255	بادشاہ حقیقی کا انصاف	206
256	عاشقم بر قہر و بر لطفش بجد	207
257	مدار شریعت ظاہر پر ہے	207
258	دستِ پیراز غائباں کوتاہ نیست	208
259	قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید	208
260	اتباعِ سنت میں آپ کا مقام	209
261	برکاتِ نسبت	209
262	بارگاہ اولیاء میں حاضری کے آداب	210
263	شاعر گلشن دہلوی کا واقعہ	211
264	تصرف شیخ	211
265	وسعتِ علومِ اولیاء	212
266	''ھو یطعمنی''	212
267	غرورِ علم سے سرشار عالم بارگاہِ فقیر میں	213
268	کسے خبر کہ جنوں بھی ہے صاحبِ ادراک	213
269	خطرات قلب پر اطلاع	214
270	علم ظاہر اور علم باطن کا فرق	214
271	حضرت شیخ ابوالرضا کے حقیقت و معرفت سے معمور ملفوظات	215
272	رویتِ نبوی ﷺ	215

حصّہ دوم

درحالاتِ جناب معارف مآب امامِ طریقت وحقیقت'

کاشفِ حقائق مخدومنا

شیخ ابوالرضا محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگرچہ اصولی طور پر اس حصے کو پہلے پیش کرنا چاہیے تھے' مگر سند اور صحت کے لحاظ سے اس حصے کو دوسرے نمبر پر رکھا گیا ہے۔اس لیے کہ حصّہ اول کی اکثر روایات ایسی ہیں جو فقیر (شاہ ولی اللہ) نے بغیر کسی واسطہ کے سنی اور دیکھی ہیں اور اس دوسرے حصے کی اکثر باتیں فقیر کو ایک یا دو واسطوں سے ملی ہیں۔

اللہ کے نام سے شروع جو رحمان ورحیم ہے

حمد کامل اس اللہ کی جس نے اپنے بندوں میں سے ایک گروہ کو منتخب کر کے مقامِ ولایت پر فائز کیا اور انہیں انوار وبرکات کے لباس حقیقی میں ڈھانپ لیا اور ان پر اپنی نعمتوں کی راہیں کشادہ کر دیں اور ان کی زبانوں پر علم وحکمت کے چشمے جاری کر دیئے اور ان کا منتہائے مقصود اقامتِ دین اور وصول الی الحق بنا دیا' جس کے نتیجے میں وہ ہادی ومہدی اور اربابِ تقویٰ کے پیشوا بن گئے' انہی بندگانِ خاص کو اس نے زمین وآسمان میں تمکن عطا فرمایا' پاک ہے اس کی ذاتِ اقدس جس کے جود وعطا کا یہ عالم ہے اور جس نے اپنی بیکراں نعمتوں اور برکتوں سے ان بندوں کو نوازا ہے' بے شک وہ تنہا معبود برحق ہے۔جس کا کوئی ہمسر نہیں اور جس کے حکم اور فیصلے سے کوئی منہ نہیں پھیر سکتا اور بلا شک وشبہ سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور عبد ہیں' جن کی چمک دمک اور ضیاء ونور تمام انبیاء سے زیادہ کامل اور روشنی بخش ہے' ان پر اور ان کے آل واصحاب پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں گردشِ لیل ونہار تک ہوتی رہیں۔

اور ان جیسے دوسرے نیاز مند لاتے اور یہ طعام تمام فقراء پر برابر تقسیم کر دیا جاتا تھا اور آپ دوسرے روز کے مقررہ وقت تک تھوڑی غذا پر اکتفاء فرما لیتے تھے۔ آپ کے گھر میں نہ کوئی دیگچی تھی' نہ چولہا' نہ چکی اور نہ دوسرا سامان یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے خوب برکت دی اور اپنے بندوں کے دلوں کو آپ کی طرف متوجہ کر دیا اور وسیع حویلی اور بہت بڑا لنگر خانہ عطا فرمایا۔ اپنے ابتدائی حالات کے متعلق آپ فرمایا کرتے تھے کہ تجرید کے انتہائی مقام اور بے اسبابی کی آخری منزل پر فائز ایک درویش جو حضرت خواجہ محمد باقی کے خلیفہ خاص شیخ تاج سنبھلی[1] کا صحبت یافتہ تھا' خواجہ خورد کے پاس آیا' اس پر نسبتِ غیبت بہ تمام وکمال غالب تھی' حضرت خواجہ اس سے جو کچھ پوچھتے' وہ بہت ہی تکلف اور دیر سے جواب دیتے تھے۔ اس موقع پر خواجہ خورد نے فرمایا کہ جو بھی معرفتِ خدا کا طالب ہو وہ اس مردِ درویش سے مردانہ وار تعلق قائم کرے' جب میں نے یہ بات سنی تو میرے دل میں اس کی بیعت کی خواہش اور اس سے حصولِ طریقت کا خیال پیدا ہوا' میں نے استخارہ کیا اور حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ کی روح پُرفتوح کی طرف متوجہ ہوا تو خواب میں دیکھا' گویا آپ کشتی پر سوار ہیں اور دریا کی سیر کر رہے ہیں اور میں دریا کے کنارے ان کی طرف متوجہ ہو کر کھڑا ہوا ہوں' میری طرف متوجہ ہوئے اور ان کے ہر ہر بال سے اپنی چمک دمک کے ساتھ سورج ابھرتا ہوا معلوم ہوتا تھا' آپ نے مجھے میرے نام سے بلایا اور اس تمثیلی مشاہدے میں مجھ پر ایسے رموز ظاہر ہوئے کہ اس درویش کی محبت سے دل ٹھنڈا پڑ گیا اور حضرتِ غوثِ اعظم کی بارگاہ سے استفادہ کرنے کا دروازہ کھل گیا۔

فرمایا: ایک مرتبہ میں نے حضرت غوث الاعظم کو بیداری میں دیکھا۔ اس موقع پر آپ نے مجھے عظیم اسرار و رموز تعلیم فرمائے۔

---

[1] شیخ تاج الدین سنبھلی حضرت خواجہ باقی باللہ کے خلیفہ اوّل تھے۔ حضرت کے وصال کے بعد بلادِ عرب چلے گئے اور وہاں طریقۂ نقشبندیہ پھیلایا۔ انہوں نے عربی زبان میں کئی کتابیں لکھ کر اہل عرب کو سلسلۂ نقشبندیہ سے متعارف کرایا' آپ کی ایک جامع تصنیف "الرسالہ فی سلوک خلاصۃ السادات نقشبندیہ" ہے' جس کی علامہ عبدالغنی نابلسی نے مفتاح المعیت فی طریقۃ النقشبندیہ کے نام سے مکمل شرح لکھی ہے۔ آپ نے جامع الفوائد کے علاوہ نفحات الانس' جامی اور رشحات واعظ کاشفی کا عربی ترجمہ بھی کیا' آپ کی وفات ۱۰۵۰ھ میں ہوئی۔

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وسیلۂ بیعت ہیں

فرمایا: میں نے بچشم حقیقت دیکھا کہ آنحضرت ﷺ اولیائے کرام کی صفوں کے درمیان تشریف لائے جو مربع شکل میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہر صف میں ایک ہزار ولی تھا' یہ سب سیرِ روحانی کر رہے تھے اور ہر ایک کے ہاتھ میں مورچھل تھا۔ میں اس جماعت سے باہر ایک کونے میں کھڑا تھا۔ میرے دل میں خیال گزرا جس پر آنحضرت ﷺ مطلع ہوئے اور ان صفوں میں سے ایک صف میں مجھے بھی داخل فرمایا اور اپنے دستِ اقدس کا مورچھل بھی مجھے عنایت فرمایا۔ اس کے بعد مجھے ساتھ لے کر آپ ہوا میں اڑنے لگے۔ باقی لوگ اسی مکان میں ٹھہرے رہے۔ آنحضرت ﷺ نے تیسرے آسمان کی مسجد عالی میں نمازِ ظہر ادا فرمائی۔

فرمایا: دوسری بار ایک دفعہ میں نے آنحضرت ﷺ کو بچشمِ حقیقت دیکھا اور عرض کی: یا سیدی! میری خواہش ہے کہ آپ کے طریقۂ عالیہ کے فیض یافتہ کسی مردِ حق سے بیعت کروں تاکہ اس سے ان حقائق کی تفصیل پوچھ سکوں' جو آپ سے حاصل ہوئے ہیں۔ مجھے کسی ایسے مردِ راہ کا پتہ دیجئے' جو اس کا اہل ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیری بیعت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے ہوگی۔ کچھ دنوں بعد دیکھا کہ گویا راستے میں جا رہا ہوں۔ آس پاس کوئی شخص نظر نہیں آ رہا' مگر راستے سے گزرنے والوں کے نقش قدم پائے جاتے ہیں۔ تھوڑی دور بیچ راہ کے ایک مرد کو بیٹھا ہوا دیکھا۔ میں نے اس سے راستہ پوچھا تو اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ادھر آؤ۔ اس سے مجھے انشراحِ قلب حاصل ہوا۔ اس نے فرمایا: اے سُست رفتار! میں علی ہوں اور مجھے رسولِ خدا ﷺ نے بھیجا ہے تاکہ میں تجھے ان کی بارگاہ میں لے چلوں' میں ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا' یہاں تک کہ بارگاہ رسالت میں پہنچے اور حضرت امیر علیہ السلام نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ کے نیچے رکھا اور اپنا ہاتھ حضرت رسالت مآب ﷺ کے ہاتھ میں دے کر کہا: یارسول اللہ! **ھذا ید ابی الرضا محمد** (یہ ابوالرضا محمد کا ہاتھ ہے)' یہ سن کر حضرت رسالت مآب ﷺ نے حضرت امیر علیہ السلام کی بیعت لی۔ اس موقعہ پر میرے دل میں ایک بات کھٹکی' جس پر حضرت امیر علیہ السلام مطلع ہوئے اور فرمایا کہ میں اسی طرح اولیاء اللہ کے حق میں وسیلۂ بیعت رہتا ہوں' ورنہ اصل میں تمام سلاسل کی بیعتوں کا مرکز اور

مرجع تو آنحضرت ﷺ کا دستِ حق پرست ہوتا ہے۔ اس کے بعد مجھے اشغال واذکار کی تلقین فرمائی اور علوم واسرار سے نوازا اور مجھ پر ان سب کا حصول آسان ہو گیا۔ اس واقعہ سے پہلے میں ذکر قلبی وہبی میں مشغول تھا۔

برکاتِ قربِ نبوی

فرمایا: حضرت پیغمبر ﷺ کو میں نے خواب میں دیکھا' جیسے مجھے اپنی ذاتِ مبارک کے ساتھ اس انداز سے قرب واتصال بخشا کہ جیسے ہم متحد الوجود ہو گئے ہیں اور اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کا عین پایا۔ کسی نے اس وقت آنحضرت ﷺ سے کوئی سوال کیا' تو آپ نے میری طرف اشارہ فرمایا' میں نے اسے وضاحت سے جواب دیا۔ بعد میں آپ مجھ سے جدا ہو گئے۔ اس واقعہ سے پہلے مجھے نیند میں آنحضور ﷺ کی زیارت کا بہت شوق رہتا تھا۔ جب اتحاد واتصال کی یہ دولت نصیب ہوئی تو وہ شوق پورا ہو گیا اور وہ بھرپور لذت و کیفیت حاصل ہوئی کہ پھر کوئی حسرت باقی نہ رہی۔



ایمان ہرگز سلب نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح اعمال کی بھی ایک حد مقرر ہے۔ جب اعمال اس حد تک پہنچتے ہیں تو وہ مردود قرار نہیں دیئے جا سکتے اور ایمان کی کم سے کم حد یہ ہے کہ مؤمن اپنے سینے میں نور ایمان کو ظاہراً محسوس کرے۔ پھر فرمایا کہ ایک رات میں نے اپنے سینے میں نور دیکھا جو چراغ کی طرح چمک رہا تھا۔ اسی نور کی روشنی میں میں نے اپنے گھر کا ساز و سامان اور کونے کھدروں کو بخوبی ملاحظہ کیا۔ اسی اثناء میں خداوند تعالیٰ نے الہام کیا کہ ایمان کا وہ ادنیٰ درجہ جو میرے نزدیک مقبول ہے' یہی ہے' اسے میں سلب نہیں کرتا' اس لیے کہ کفر و نفاق کے بعض دبیز پردے اس قدر نور ایمان سے اٹھ چکے جاتے ہیں۔

کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) کے نزدیک نورِ ایمان طہارتِ کاملہ اور اطاعت حق کے نور سے عبارت ہے جیسا کہ ہم نے اسے اپنے موقع ومحل پر بیان کیا ہے۔

مقامات بایزید اور سید الطائفہ رحمہما اللہ

فرمایا: ایک دفعہ میں نے چشم حقیقت سے دیکھا کہ میرا دایاں پاؤں شیخ بایزید بسطامی کے پاؤں سے اور میرا بایاں پاؤں سید الطائفہ جنید بغدادی کے پاؤں سے باندھ دیا گیا ہے۔ اسی عالم میں مَیں نے شیخ بسطامی رحمہ اللہ کی طرف نگاہ کی تو انہیں غیبت کاملہ کے مقام پر پایا اور شیخ جنید رحمہ اللہ کی طرف دیکھا تو انہیں بے خودی و مدہوشی سے بے نیاز زمان و مکان پر حکمران (ابو الوقت) پایا اور میں نے اپنی حالت ان دونوں کے درمیان (غیبت وحضور سے معمور) پائی۔ کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) کے نزدیک یہ واقعہ ہر دو بزرگوں کے جذب و سلوک کے منازل پر دلالت کرتا ہے' کیونکہ حضرت شیخ بسطامی اہل سکر سے تھے اور شیخ جنید اہل صحو سے' سکر کو جذب کے ساتھ اور صحو کو سلوک کے ساتھ قریبی تعلق ہے۔

مقام فنا فی اللہ

فرمایا: ایک مرتبہ مَیں اپنے اسماء وصفات کی طرف متوجہ ہوا تو ننانوے ناموں سے بھی زیادہ پائے' کچھ اور توجہ کی تو چار ہزار سے زیادہ پائے' پھر اور تجسس کیا تو اپنے اسماء وصفات کی کوئی حد وشمار نہ پائی' جب اس مقام پر پہنچا تو اس حالت میں اپنی ذات کو دیکھا کہ میں کائنات کو پیدا بھی کر رہا ہوں اور مار بھی رہا ہوں' اربابِ ولایت کبریٰ پر ایسی حالتیں اکثر گزرتی رہتی ہیں۔

کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) کے نزدیک اس کا سبب یہ ہے کہ انسان کا وجود تمام قسم کی استعداد اور قابلیّت کا جامع ہے، جس انسان کے اندر نقطۂ وجود زندہ و بیدار اور تدبیر کلی جو تمام اُمور کونی پر غور وفکر کرنے والی طبیعت کا مقتضیٰ اور خاصہ ہے، موجود ہو اور وہ انسان صاحبِ دل ہونے کی وجہ سے روئے روشن بھی رکھتا ہو تو اس کی زبان سے اس نقطۂ وجود کے معارف اور تدبیر کلی کے انکشافات عیاں ہوتے رہیں گے اور وہ اس حاسۂ خاص سے تمام کائنات کے مخفی گوشوں کو دیکھتا رہے گا۔

خواب اولیاء

فرمایا: میں بیس سال سے نہیں سویا، لیٹ جاتا ہوں، چادر اوپر تان لیتا ہوں، لوگ سمجھتے ہیں سو رہا ہوں۔ کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) کے نزدیک اس بات کی تاویل یہ ہے کہ عرف عام میں خواب، غفلت اور ذہنی تعطل کو کہتے ہیں اور آپ سے یہ دونوں چیزیں دور کر دی گئی تھیں۔

اتباع سنّت ہی ذریعۂ نجات ہے

فرمایا کہ آدمی کی نجات عقائد میں کمی بیشی کے بغیر انبیاء علیہم السلام کی تقلید میں ہے جیسا کہ متقدمین اہل سنت کا مذہب ہے، بجز اس آدمی کے جسے کوئی صاحبِ کشف بعض عقائد و اعمال کی تفصیل اور تحقیق سے متنبہ کر دے۔

علوم صوفیاء

فرمایا: صاحبِ تحقیق متکلمین (فلاسفہ) حقیقت ممکن اور حقیقت واجب کے درمیان تبائن سے ایک ایسا معنیٰ مراد لیتے ہیں جسے قبول کر لینے سے صوفیاء کی تحقیقات پر کوئی زد نہیں پڑتی اور اگر اس پر خوب غور کیا جائے تو صوفیائے کرام اور فلاسفہ کے درمیان بہت ہی معمولی اختلاف ہے۔ فلاسفہ قدیم کے کلام کو حقائقِ صوفیاء پر محمول کرنا ممکن العمل ہے۔

کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) کے نزدیک صوفیاء کے علوم جمع وفرق کی باریکیوں پر مشتمل ہیں اور متکلمین فلاسفہ کے علوم کا موضوع محض فرق پر اکتفاء کرنا ہے اور اس باریک فرق کو ہم اختلاف کا نام نہیں دے سکتے، بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک طبقہ نے صرف چند چیزوں پر اکتفاء کر لیا ہے اور بعض سے صرف نظر کیا۔

الصوفی ھو اللہ جب ممکن اپنے وجود سے' اپنے امکان سے گرد وغبار جھاڑ دے گا تو ذاتِ واجب الوجود کے سوا اس میں باقی کچھ نہیں رہے گا۔

فرمایا: وجودِ حق ہر چیز میں اس کی استعداد کے مطابق جلوہ گر ہوتا ہے اور جو کچھ بھی سمع و بصر اور تمام صفات سے ظاہر ہوتا ہے' وہ ان تمام (قوٰی وصفات) کی صلاحیت کی مقدار سے مطابقت رکھتا ہے۔ ایسے مقام پر جب کوئی مبتدی خود کو علیحدہ سمجھتے ہوئے نگاہ ڈالتا ہے تو وحدت میں متردد ہو جاتا ہے اور جوں ہی اسماء وصفات کے سایوں سے خود کو نکال لیتا ہے تو تمام تر اعتراضات وخیالات رفع ہو جاتے ہیں' جو خود محجوب نہیں وہ بغیر اعتبار قوٰی کے حقیقتِ وجود کو پا سکتا ہے۔

بصارت اور بصیرت

فرمایا کہ بصارت (ظاہری بینائی) دراصل بصیرت روح (حقیقی بینائی) ہی کا اثر ہے' مگر مخصوص فاصلے اور جہات میں مقید ہے کہ یہ فاصلہ وجہت نہ تو غایت درجہ دور ہے اور نہ قریب' یہ اس طرح ہے کہ کسی شخص نے سبز رنگ کا چشمہ لگا رکھا ہو اور اسے تمام ماحول سبز دکھائی دے۔ جب بصیرت کی قوت وادراک حاصل ہو جائے تو یہی بصارت اس کے تابع فرمان ہو کر جہت ومسافت کی تمام قیود سے بری ہو جاتی ہے۔

علمائے ظاہر کا نزاع لفظی

فرمایا کہ معتزلہ اور شیعہ رؤیت باری کا انکار کرتے ہیں' وہ سمجھتے ہیں کہ رؤیت جہت کا تقاضا کرتی ہے جبکہ مکمل انکشاف حجابات کے اٹھنے پر ہی حاصل ہو سکتا ہے' (گویا ظاہری بینائی محدود ومقید ہے اور حدود وقیود کے اٹھنے پر ہی دیدارِ حق ہو سکتا ہے) اور اہل سنت بغیر کیف وجہت رؤیت کے قائل ہیں اور اسی کو عین انکشاف گردانتے ہیں' نتیجۃً دونوں گروہوں کے ہاں لفظی نزاع کے علاوہ کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔

اولیاء اور دیدارِ باری

فرمایا کہ اہل اللہ کو دنیا میں وہ کچھ حاصل ہوتا ہے جو کہ دوسروں کو قیامت میں عطا ہو گا' وہ ذات باری کو واشگاف اور اشکال سے منزہ بالکل روزِ قیامت میں دیدارِ حق کی طرح (دنیا ہی میں) اچکتی ہوئی بجلی کی صورت میں دیکھتے ہیں اور ان میں سے بعض اس سے بھی زیادہ

اور کچھ تو متواتر دیدار عالم کرتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے کہ ''لم اعبد رباً لم أره'' (میں جس خدا کی پرستش کرتا ہوں اسے دیکھتا ہوں)۔

حقیقتِ بیعت

فرمایا: اولیاء اللہ کے سلسلے میں داخل ہونے سے مراد عمل اور تسلیم کا مظاہرہ کرنا ہے۔ جب تک کوئی ان کی ریاضتوں اور اطوار کو نہ اپنائے' چاہے کوئی کتنا بھی ظاہری ارتباط پیدا کر لے' اسے داخل سلسلہ نہیں کہا جاسکتا۔

تجلی ذات کی دولت

فرمایا کہ ہمارے زمانے کے عرفاء کا یہ حال ہے کہ انہیں تجلی ذاتی کی دولت حاصل نہیں' ورنہ وہ کبھی اپنی اور آل اولاد کی اغراض کی خاطر سلاطین وامراء کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں۔

کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) یہ سمجھتا ہے کہ تجلی ذاتی کا اطلاق بعض جگہوں پر اس کے متعلقات وغیرہ پر بھی ہوتا ہے۔لہٰذا اس جگہ تجلی ذات سے مراد کمالِ تدبیر کا انکشاف ذات باری کے قہر اور ارضی وسماوی اسباب کی تدبیر کا جان لینا ہے۔اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ جب چاہے اور جس چیز کو جہاں چاہے ظاہر فرما سکتا ہے۔اس (عارف) کو توکل علی اللہ کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

تعصب راہِ خدا میں بڑی رکاوٹ ہے

فرمایا کہ راہِ وصول کی سب سے بڑی رکاوٹ تعصب ہے۔حضرت شیخ صوفیاء کے اس قول کہ جب تک توجہ کا مرکز ایک نہ ہو' افادہ واستفادہ کا ظہور نہیں ہوسکتا کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ توجہ کی یکتائی کا مفہوم یہ ہے کہ ایک جانب سے اخذ کیا جائے اور بغیر اس کے دوسری طرف التفات نہ کرے' چاہے وہ غوث وقطب ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہی قیاس آرائی سے اس کی (مرشد) افضیلت سب پر مقدم جانے۔

فرمایا کہ یہ بات عارف کے شایانِ شان نہیں کہ دوسرے عارف کے مرید کو اپنی طرف پھیر لے اور اس کی توجہ اس کے اپنے شیخ سے ہٹا دے اور اگر اس موقع پر مرید التجاوزاری کرے تو بھی اسے اس کے شیخ کے حوالے کر دے لیکن اگر اس کا شیخ کسی دوسرے شہر چلا

جائے یا واصل بحق ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

فرمایا کہ صحابہ کرام کا انکار یا ان کو بُرا بھلا کہنا ائمہ اہل بیت سے ثابت نہیں بلکہ یہ ان پر افتراء ہے۔ ابن عبد البّر کے اس قول کی توجیہ میں کہ بعض تابعین کی بعض صحابہ رسول پر فضیلت جائز ہے' فرماتے تھے کہ روحانی صحبت کی فرمانبرداری جسمانی صحبت کی فرمانبرداری سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے۔

کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) کہتا ہے کہ ابن عمامہ بھی صحابہ میں سے ہیں اور ان کی صحبت روحانی ہے جو کہ مؤثر تر ہے۔

لفظوں کے پُجاری علماء

فرمایا کہ میں نے عرفاء وعلماء کی ایک بہت بڑی محفل میں مسئلہ وحدت الوجود ثابت کر دکھایا۔ عقائد متکلمین پر مبنی عبارات کے حوالے پیش کئے اور عقلی ونقلی دلائل دیئے مگر اس تمام بحث کے دوران ''وحدۃ الوجود'' کی اصطلاح کو لفظاً ذکر نہ کیا۔ انہوں نے یہ تمام دلائل قبول کر لئے' گویا خلاصہ یہ نکلا کہ لفظوں کے پجاری علماء کا اکثر تعصب لفظوں سے ہوتا ہے۔

مسئلہ توحید خالی کتابوں سے حل نہیں ہوتا

فرمایا کہ توحید کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں کا مطالعہ ریاضت وانجذاب کے بغیر فائدہ نہیں پہنچاتا کیونکہ کتابوں کا مطالعہ عملی مشق کے بغیر تیز' کمان کے سوا تیر چلانے کے مترادف ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ان رسائل سے مطلوب کی تائید بھی ہو جاتی ہے۔

اولیاء ابوالوقت ہوتے ہیں

فرمایا کہ تمام زمانے میرے نزدیک بحیثیت آنِ واحد کے ہیں۔

فرمایا کہ ایک روز میں نے وضو کرنا چاہا کہ اسی دوران کچھ غنودگی سی طاری ہوگئی' بعد میں میرے دل میں یہ القاء ہوا کہ یہ مدتِ غنودگی نو سو ہزار برس کے برابر تھی۔ کاتب الحروف کہتا ہے کہ طویل تر زمانوں کو ایک پل کی صورت میں پانا دراصل فنا کے حقیقت میں مل جانے سے پیدا ہوا۔ کیونکہ زمانہ فنا ہے اور حقیقت اس سے ماوراء اور ایک ساعت کو طویل تر زمانوں کی حیثیت میں پانے سے ان کی مراد یہ ہے کہ زمانہ مقدار حرکت کو کہتے ہیں اور عالم مثال میں کوئی ایک ایسی حرکت موجود ہے جو اس (زمانہ) کی حرکت سے تیز تر ہے۔ اگر چہ یہ حرکت

جائے یا واصل بحق ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

فرمایا کہ صحابہ کرام کا انکار یا ان کو بُرا بھلا کہنا ائمہ اہل بیت سے ثابت نہیں بلکہ یہ ان پر افتراء ہے۔ ابن عبد البر کے اس قول کی توجیہ میں کہ بعض تابعین کی بعض صحابہ رسول پر فضیلت جائز ہے، فرماتے تھے کہ روحانی صحبت کی فرمانبرداری جسمانی صحبت کی فرمانبرداری سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے۔

کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) کہتا ہے کہ ابن عمامہ بھی صحابہ میں سے ہیں اور ان کی صحبت روحانی ہے جو کہ مؤثر تر ہے۔

لفظوں کے پُجاری علماء

فرمایا کہ میں نے عرفاء وعلماء کی ایک بہت بڑی محفل میں مسئلہ وحدت الوجود ثابت کر دکھایا۔ عقائد متکلمین پر مبنی عبارات کے حوالے پیش کئے اور عقلی ونقلی دلائل دیئے مگر اس تمام بحث کے دوران ''وحدۃ الوجود'' کی اصطلاح کو لفظاً ذکر نہ کیا۔ انہوں نے یہ تمام دلائل قبول کر لئے، گویا خلاصہ یہ نکلا کہ لفظوں کے پجاری علماء کا اکثر تعصب لفظوں سے ہوتا ہے۔

مسئلہ توحید خالی کتابوں سے حل نہیں ہوتا

فرما ... کے بغیر فائدہ
نہیں پہنچا ... نے کے مترادف
ہے۔ بعض ... ہے۔

اولیاء ال...

فرما ...

فرما ... ری ہو گئی، بعد
میں میر ... کاتب الحروف
کہتا ہے ک ... میں مل جانے
سے پیدا ہو ... یل تر زمانوں
کی حیثیت ... المثال میں